یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS-AMRI[illegible]R

لہ الحمد

اہلحدیث

پس حدیث مصطفیٰ پر جان و دل سے ہو نثار

امرتسر ۵ ذی الحجہ ۱۳۲۲ سنہ ہجری مطابق ۱۰ فروری سنہ ۱۹۰۵ء جمعہ مبارک

اغراض اخبار اہلحدیث

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	عـــہ
والیان ریاست سے	۱۰۰
روسا اور جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	عـــا
چھہ ماہ کے لئے	عہ ۸

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے نمونہ کا پرچہ مفت بیرنگ ٹکٹ آنے پر

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت مالک سے ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہیئے۔

امرتسر کی مسجدوں میں چوریاں

(قابل توجہ انسپکٹر صاحب پولیس امرتسر)

ٹھاکر دوارہ ٹھاک لیں جو تیں ہیں مسجد کے کنارہ ہو سادھو لیس الٹی ہی بحث شعر مذکور کسی دل جلے نے بڑے تجربہ کے بعد کہا ہوگا۔ مگر امرتسر کے واقعات نے اسکی بھی ترمیم کر دی کیونکہ شعر مذکور میں مسجدوں کی چوری میں صرف جوتیوں کا چرایا جانا ہی ذکر کیا ہے۔ لیکن امرتسر میں جوتیوں کے علاوہ آجکل پانی کی بیلو نگی چیدار لوٹیاں بھی لیجاتے ہیں۔ جس محلہ میں جاؤ یہی آواز آتی ہے کہ یہاں سے بھی لوٹیاں لیگئے۔ مسلمان خاصکر نمازی سخت گھبرا رہے ہیں کہ الٰہی کیا ماجرا ہے۔ ۱۰ فروری کو ہماری محلہ کی مسجد سے علاوہ لوٹیوں کے ٹاٹ کا پردہ بھی کاٹ کر

مباحثہ ... قیمت ... الہام ... المشتہر منیجر مطبع اہلحدیث امرتسر

لے گئے۔ جوتیوں کی چوری تو عموماً نمازوں کے وقت ہوتی ہے مگر اس قسم کی چوری عموماً صبح پڑھنے سے تھوڑی دیر تک ہوتی ہے جو مسجدوں سے کمبل ہونیکا موقعہ ہے۔ ان دنوں میں ایک دفعہ مسجدوں کی چوریاں کثرت سے ہوگئی تھیں تو خدا جزائے خیر دے منشی محمد حسین صاحب حال امین افسر منٹگمری کو انہوں نے سفید وردی پولیس مسجدوں میں بھیجکر بہت جلد چور کو پکڑا تھا جو ٹوپی لمبی داڑھی ہاتھ میں تسبیح لئے ہوئے بلکہ ایک مسجد کا امام بھی تھا۔ اہلحدیث انسپکٹر صاحب شہر امرتسر کی توجہ اس طرف مبذول کرا کر امید کرتے ہیں کہ صاحب موصوف بہت جلد ایسے موذی کا قرار واقعی انتظام فرما کر مسلمانان امرتسر بالخصوص نمازیوں کو اپنا دعاگو بنا لینگے۔

مینڈکی کو بھی زکام ہوا

قاعدہ کی بات ہے کہ طاقتور آدمی اور موقع شناسی سے کسی پر ہاتھ ڈالا کرتا ہے اور صرف اپنی قوت پر نازاں ہوتا ہے۔ مگر نا طاقت وہ چھپ جاتا جب دیکھتا ہے کہ کسی طاقتور کو چند ایک آدمیوں نے گھیر رکھا ہے تو وہ بھی چپکے سے آنکر اپنا رنج ظاہر کرتے ہوئے ایک آدھ گھونسا رسید کر دیتا ہے گو اس طاقتور بہادر کو اس گھونسے کی کچھ بھی پرواہ نہ ہو مگر وہ بزدل اپنا ارمان نکال لیتا ہے۔ یہی حال ہو رہا ہے مشرکوں یعنی تین معبودوں کے پجاریوں یعنے عدد مثلث عیسائیوں کا ہے آجکل اسلام کا مقابلہ دیانندیوں سے دیکھکر انکو بھی دل جلانے کا موقع ملگیا۔ چنانچہ نمونۃً ایک عیسائی اخبار لکھتا ہے:

اسلام کی مذمت بنگال کے سابق انسپکٹر جنرل محکمہ جیل لفٹننٹ کرنل مسٹر [illegible] نے واقعی دلیری اور بہادری کا کام کیا ہے۔ یہ تو صاف ظاہر ہے کہ مغربی تہذیب کے مقابلہ پر جسکی بنیاد انجیل ہے قرآنی تہذیب تعلیمیافتہ لوگوں کے لئے باعث شرم ہے اسلئے وہ آئے دن کچھ نہ کچھ مرمت کرتے رہتے ہیں کہ کسی طرح اسکے رخنے بند ہوں اور یہ [illegible] جائیں مگر انکی حالت یہ ہے کہ

جو بہت ٹانکا تو وہ ادھڑا بہت ادھڑا تو وہ ٹانکا

مرمت کی تو خوب کہی۔ دنیا جانتی ہے کہ ہر سال انجیل کی مرمت ہوتی رہتی ہے یا قرآن کی۔ ہر سال بائیبل کے ترجمے تبدیل ہوتے ہیں تمام دنیا کی زبانوں کو تو جانے دو۔ ہندوستان کی عام زبان اردو کے تراجم ہی ملاحظہ فرماویں۔ پھر چالاکی یہ کہ اصل کا پتہ ہی نہیں کہ اصل انجیل کس زبان میں لکھی گئی تھی کیا آپ بتلا سکتے ہیں کہ مسیح نے کس زبان میں انجیل لکھی تھی ذرہ اس اختلاف کو یاد کر کے کہنا کیا جو مفسرین انجیل میں ایک دل خراش کن بحث ہے۔ اگرچہ ہر ایک فریق اپنی اپنی جانب کو ترجیح دیتے مگر یہ اختلاف بتلا رہا ہے کہ اس کو علم الیقین کا درجہ کسی جانب نہیں یہی تغیری عیسائی پادری کو آئے دن مرمت کرنے پر جرأت دلاتی۔ پھر یہ بھی خوب کہی کہ مغربی تہذیب کے مقابلہ پر قرآن کی تعلیم باعث شرم بیشک ہم مانتے ہیں کہ مغربی تہذیب اور قرآنی تعلیم میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اسلئے مناسب ہے کہ پہلے ہم مغربی تہذیب کا ذکر یا آپکو سنا ہیں پھر

بابو اماں شینکر دہلوی اپنے سفرنامہ یورپ میں لکھتے ہیں:۔

"ہائیڈ پارک (باغ) کے آٹھ دروازہ ہیں ایک اتر پورب دوسرا اتر پچھم تیسرا اور چوتھا پورب میں پانچواں دکھن پورب چھٹا دکھن پچھم میں دو دکھن میں انہیں ایک جگہ نہانے کے واسطے بھی بنی ہوئی ہے کشتیاں بھی کرایہ پر ملتی ہیں لوگ کہتے ہیں کہ پیرس کے لوگ بڑے ہی بدکار ہیں [illegible] کے سامنے کچھ حقیقت نہیں۔ لیکن ہاں اتنا تو میں بھی کہونگا کہ ایسے عمدہ گھوڑے اور حسن اور ایسا فحش شاید دنیا میں کسی جگہ نہ ہوگا۔ رات کے وقت اسقدر بے حیائی سے زنا ہوتا ہے کہ جسکو لکھنے سے قلم کو حیا مانع ہے ایک روز البرٹ ہال سے آتے ہوئے میرا گذر رات کے نو بجے ہوا۔ اسے دیکھ تو چلا آیا مگر قسم کھائی کہ پھر رات کو اس جگہ نہ آؤنگا لوگ کھلے میدانوں میں درختوں کے نیچے بنچوں پر جو بیٹھنے کیلئے لب سڑک پڑی رہتی ہیں وہ کام کر رہے تھے کہ نعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بلکہ اسقدر بیشرمی نے آنکھوں پر پٹی باندھ رکھی تھی کہ ایک ایک بنچ پر دو دو تین تین مرد و عورت کالا منہ کر رہے تھے اگر کسی نے دوسرے سے حیا کی تو اپنے منہ کے آگے چھتری لگا لی۔ پولیس برابر پہرہ پر رہتی مگر کوئی پرسان حال نہ تھا میرے بیان سے یہ غرض نہیں ہے کہ میں قوم انگریزی کی برائی کرتا ہوں بلکہ میرے دل [illegible]

ahmadimuslim.de

یہ ہے کہ میرے اس بیان سے آپ بخوبی سمجھ جائیں کہ جوان ہندوستانیوں کو جو برسوں سے تحصیل علوم کے لئے یہاں ہیں۔ یا بہت سے امتحانات وغیرہ دینے کے لئے آئینگے بہت سے موقعوں پر امتحان کیا جائیگا (حصہ)

ایک دوسرے موقع پر اسی کتاب میں ناچ گھر کا حال لکھتے ہیں جہاں ایک بابو صاحب کی ایک لیڈی سے گفتگو ہوئی تھی وہ حسب ذیل ہے۔ لکھتے ہیں:

(لیڈی) اچھا تم جو انکو اپنے ناچوں میں بلاتے ہو کیا تمہاری عورتیں نہیں ناچتیں؟

(میں) نہیں ہماری عورتیں پردوں میں رہتی ہیں۔

(لیڈی) پھر کون ناچتا ہے۔ کیا جنٹلمین ہی ناچتے ہیں؟

(میں) نہیں جنٹلمین بالکل نہیں ناچتے بلکہ وہ عورتیں ناچتی ہیں جن کا پیشہ ہے۔

(لیڈی) ہیں؟ اور لیڈیاں پردہ میں رہتی ہیں؟ اچھا اگر انکی طبیعت ناچنے کو چاہے۔

(میں) اپنے گھر ناچ لیں۔

(لیڈی) کس کے ساتھ ناچیں جنٹلمین کی جگہ کون ہو۔

(میں) ہمارے ہاں لیڈی اور جنٹلمین ساتھ نہیں ناچتے بلکہ عورتیں ہی صرف اکیلی ناچتی ہیں۔ (بابو صاحب کو ہاں دستور ہوگا۔ اڈیٹر)

(لیڈی) کیا کمر میں ہاتھ ڈالنا یا چھاتی سے چھاتی ملانا برا خیال کیا جاتا ہے۔

(میں) بیشک۔

(لیڈی) ارے ہندوستانی بڑے بدگمان ہیں۔ کیا انکو اپنی عورتوں پر بھروسہ نہیں۔ بوسہ لینا تو شاید بہت خراب سمجھتے ہونگے۔

(میں) حقیقت میں۔

(لیڈی) اچھا اگر تمہاری لیڈی کی کسی جنٹلمین سے ملاقات ہو تو تم انکو بوسہ نہیں لینے دوگے۔

(میں) ہماری لیڈی کی ناممکن ہے کہ کسی جنٹلمین سے ملاقات ہو۔

(لیڈی) کیوں کسی تھیٹر میں، یا کسی اور جگہ ملاقات ہو جائے۔

(میں) ہماری لیڈیاں کہیں جا ہی نہیں سکتیں انکو گھر سے نکلنا ہی نہیں ملتا۔

(لیڈی) تو کیا وہ بیچاریاں قید میں ہیں۔

(میں) چاہیے جو کچھ سمجھ لو۔

(لیڈی) افسوس ہے گورنمنٹ اسکا کچھ خیال نہیں کرتی۔ (صفحہ ۱۳۹)

آپ ہم عیسائیوں سے عموماً اور اڈیٹر اخبار مذکور سے خصوصاً دریافت کرتے ہیں کہ کیا اسی تہذیب کی بنیاد انجیل پر ہے یہ سب انجیل ہی نے انکو سکھایا ہے؟ نہ۔ کیا اسی تہذیب کے مقابلہ پر قرآنی تعلیم کو باعث شرم کہتے ہیں؟ سچ ہے اگر یہی باعث شرم ہے تو قرآن کے لئے اس سے بڑھ کر خوشی کا موقع نہیں

سمجھنے میں اک عیب بڑا ہے کہ وفادار نہیں
ان میں دو وہ صفتیں ہیں جو بہت ہی خوش کام ہیں

اگر ایسی تہذیب سے متاثر ہوکر کوئی شخص (مسٹر دلاور حسین ہو یا سجاد حسین یا حیدر علی ہو یا نادر علی) قرآن اور اسلام کی ترمیم چاہے تو اسے چاہیے کہ اس ترمیم سے پہلے اپنے دماغ کا علاج کرائے۔

آپ ذرا صحیح تہذیب کا نمونہ بھی دیکھئے۔ کچھ شک نہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی تعلیم اور پاک نوشتوں کی اصطلاح میں سچی تہذیب کی بنیاد خدا شناسی اور معرفت الٰہی ہے۔ مگر اس معرفت کی بنیاد اور یہی اور بڑا اصل بنیاد توحید ہے جسکی نسبت عیسائیوں کی تعلیم سب کو معلوم ہے کہ ایک تین اور تین میں ایک۔ تین ہیں پر تین نہیں ایک ہے۔

عیسائیو! مغربی تہذیب پر فدا ہونے والو! اس گورکھ دھندے کو ہی سمجھیں۔ وزرہ چیف کورٹ یا ہائی کورٹ کے کسی جج یا چیف جج سے تو اس عقدہ کو حل کراؤ یہ کیا ہو رہا ہے کہ تینوں معبود ہیں پر تینوں نہیں ایک ہے۔ تینوں برحق ہیں تینوں نہیں پر ایک ہے۔ کیا یہی پاک نبیوں کی تعلیم ہے اور یہی انجیل کی تہذیب ہے۔ کوئی ہے کہ ہمیں یہ عقدہ سمجھا دے۔

سکم کا درخت اور ابطال تناسخ

خالق کائنات کا یہ درخت بنارس میں ایک رئیس اور عالی خاندان جناب مولوی عبدالقادر صاحب کے باغیچہ میں جو کہ مولوی کا باغ کرکے مشہور ہے ہمیشہ پیدا کرتا ہے۔ یہ باغ سرائے [illegible] اور نگ آباد کے محلہ کے دروازہ کی سڑک سے سمت پچھم کوئی دو سو قدم پر ہے لب سڑک داہنی جانب واقع ہے اس باغ میں یہ درخت بیج کے [illegible] پیدا ہوتا ہے۔

جز مثل تعلیم کے چھڑیا۔ پتیاں مانند گل شبو کے بیچ میں ایک ڈنٹھل اُسپر
ایک پھل مخروطی شکل نکلتا ہے اس پھل کے اندر مثل دانہ انار کے کھینیں
کچی سبز رنگ مگر سرخ آنکھ مثل چیونٹی کے بچھی ہوئی ہوتی ہیں۔ ڈنٹھل سے قریب
پہلے بڑی کھیوں کی قطار پھر اُس سے چھوٹی پھر اُس سے چھوٹی ترتیب وار پھل
کے پختہ ہونے پر اُسپر اسقدر بدبو ہوتی ہے کہ الٰہی توبہ۔ پھل کے پھٹنے پر
کھینیں اُڑ جاتی ہیں اور بعض پھلوں میں مری ہوئی مکھیاں بھی پائی جاتی
ہیں۔ اسکی تو اس تعاد مطلق سر سے تحقیقیان کے نزدیک کوئی بھی حقیقت نہیں ہے
کیونکہ وہ آگ میں جانور پیدا کر سکتا ہے جسکی نسبت ہمارے مخدوم و مکرم
اُستاد کل جناب سعدی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں ع سمندر چو اندر بدت الکرم
آں صانع عالم کی اس صناعی پر ابطال تناسخ میں ایک قدرتی دلیل عطا فرمائی
اب یہ دیکھنا چاہئے (۱) تناسخ کسکو کہتے ہیں (۲) اور اُسکے کیا معنے
ہیں۔ (۳) اور یہ کیوں ہوتا ہے۔ (۴) اور کس طرح ہوتا ہے (۵)
اور اُس کے کتنے قسم ہیں۔ (الف) تناسخ اسکو کہتے ہیں کہ روح جس
جسم میں ہو اسکو چھوڑ کر دوسرے جسم میں چلا جائے۔ (ب) معنی کی نسبت
دیکھو ڈاکٹر شنگٹ رام صاحب کے مباحثہ تحریری کا پرچہ اول نمبر ۳ کی
یہ عبارت کہ ہمارے جمہور میں تناسخ کے معنے بار بار پیدا ہونا اور مرنا ہے
(ج) یہ آریوں کے نزدیک اعمال سابقہ کی سزا کے واسطے ہوتا ہے
(د) جب ستوریاں کے پیٹ یا انڈوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔ (ہ) اسکی
دو قسم ہیں ایک قسم تغیر اشکال ہے۔ دوسری قسم روح کا ایک جسم سے
دوسرے جسم میں جانا ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے پہلی قسم یعنے
تغیر اشکال میں ہاتھ ڈال دیا ہے چنانچہ وہ اپنے پہلے پرچہ میں فرماتے ہیں۔ (الف)
برف۔ پانی۔ بھاپ۔ کہر۔ اولے۔ اوس۔ شبنم۔ وغیرہ پانی ایک چیز ہے صرف تبدیل
اشکال ہوتا ہے۔ (ب) طاقت بجلی۔ حرکت۔ حرارت۔ نور مقناطیس اور
کشش یہ سب ایک ہی چیز کے مختلف اشکال ہیں جسکو عربی میں طاقت
میں انگریزی سائنس میں انرجی کہتے ہیں۔ پھر آگے چل کر فرماتے ہیں۔
کہ کبھی کسی چیز کا ناش نہیں ہوتا صرف تبدیل اشکال یعنے تناسخ ہوتا ہے۔
باقی تناسخ کرنا ہے طاقت تناسخ کر رہی ہے۔ قدرت کی ہر ایک شئی اپنی شکل
کو منسوخ کر رہی ہے۔ آنکھ کھول کر کر اور پیدا ہو کو دیکھو کہ دیکھئے انڈا
سے کیڑا اور کیڑوں سے مکھی ہو جاتی ہے بعینہٖ مینڈک پہلی حالت میں مچھلی
کی شکل میں ہوتا ہے دوسری شکل میں ٹاڈپول بنتا ہے تیسری شکل میں
مینڈک بنتا ہے۔ غرض کہ قدرت میں صرف ایک قانون عمل کر رہا ہے جسکا
نام تناسخ ہے۔ ناظرین مہربانی فرما کر اس تغیر اشکالی کے تناسخ میں اور ڈاکٹر
صاحب کے جمہوری تناسخ کے معنی میں جنکو میں اوپر نشان حرف ب میں
لکھ آیا ہوں موازنہ کریں کہ تغیر اشکالی تناسخ میں کیڑے کی روح نکلکر دوسرے کا
نام ہوتا ہے؟ یا اسی کے جسم دوسرے کا نام بار بار پیدا ہونا ہے کہاں گئی کیڑے
کی روح کیڑے کی جسم میں رہی صرف شکل تبدیل ہو گئی۔ ڈاکٹر صاحب کے
اس خیالی پلاؤ کا ابطال ڈاکٹر صاحب کے مسلمات سے ہو گیا۔ سچ کہا ہے
کسی نے ولاغ بیہودہ بحث و خیال باطل است۔ اب رہا دوسرے قسم کے
تناسخ کا ابطال یعنی ماں کے پیٹ یا انڈے کے اندر والا تناسخ اسکے
ابطال کی وہی قدرتی دلیل یعنے مکھی کا بغیر ماں کے پیٹ یا انڈوں
کے پیدا کرنا۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ (راقم ابو عبد الصاد از بنارس)

تحقیق طبی

جبتک مریض کو خود نہ دیکھ لیں۔ اور مزاج سے کماحقہٗ واقف نہ ہو لیں
اور نبض کا معائنہ مکرر سہ کرر نہ کر لیں اور قارورہ کا ملاحظہ پورے طور
پر نہ کر لیں اور پھر بعد پوری تشخیص کے دیکھیں کہ مرض کیا ہے اور مرض کیا
ہے اور یہ بھی خوب غور کریں۔ کہ مرض مرکب ہے یا مرض مفرد ہے۔ اور
مادی ہے یا غیر مادی اور مریض کا سن اور فصل کیا ہے اور مریض کی
طاقت کسقدر ہے اور مریض کی طبیعت ہر ایک دوا کو برداشت کر سکتی ہے
یا محض لطیفہ۔ دوا اُنکی طرف راغب ہے۔ یہ سب کچھ مدنظر رکھکر نسخہ تجویز
کریں اور دوائی کا ملاحظہ کرنا حکیم کو ضروری ہے ایسا نہ ہو کہ بعض نالائق
عطار فقط اپنی بکری پر خیال رکھتے ہیں اور دوائی کو ردّ و بدل کر دیتے
ہیں جس سے مریض کو نقصان پہنچتا ہے۔ ان قواعد مذکورہ کے مطابق
اگر علاج کیا جاوے تو انشاء اللہ بہت جلد فائدہ ہو گا۔ ورنہ بالکل
فضول ہے بلکہ بجائے فائدہ کے نقصان ہے۔ یہی وجہ ہے جو ہمارے
حکیم بدنام ہیں۔ صدہا کوس پر مریض بیٹھا ہے اور بلا تشخیص علاج
کہتے ہیں۔ اگر کوئی دور دراز جگہ سے دریافت کرے کہ فلاں چیز

ahmadimuslim.de

کا کیا علاج ہے تو فوراً نسخہ نویسی کو بھی تیار ہو جاتے ہیں۔ گویا بڑے لائق اور حاذق ہیں۔ سچ پوچھو تو ایسے ہی آدمی اس فن شریف کو دھبہ لگاتے ہیں۔

اب ہم اصل مطلب کی طرف آتے ہیں۔

ہمارے دوست شیخ احمد اللہ صاحب نے جو اپنی بیماری کا علاج بذریعہ اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۰۵ء دریافت کیا ہے ہم ایک مختصر قانون درباره چشم بیان کرتے ہیں جو مسلم اطبا کا ہے پھر خود قیاس کر لیں کہ علاج کیا ہے۔ اول طبیب کو لازم ہے کہ چشم کو دیکھے کہ کوئی آماس یا درد اُس میں ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو مادہ کس خلط سے ہے اور علامت کیا ہے اور وہ مادہ فقط آنکھوں میں ہے یا سر میں بھی ہے یا تمام جسم میں بھی ہے۔ اگر تمام جسم میں ہو تو اول تنقیہ تمام جسم کا مسہل سے کر کے پھر خاص عضو کا کریں۔ جیسا جو سر میں یا چشم ہو تو انشاء اللہ بہت جلد آرام ہوگا۔ اگر طریقہ مذکورہ سے علاج ہو تو بہتر ہے ورنہ ہزار نسخہ بھی استعمال کریں تو فائدہ ندارد۔ قواعد مذکورہ کے مطابق آپکے جسم میں کیا خرابی ہے جو تکلیف دیتی ہے اُسکا علاج کریں۔ ورنہ[ع] آپ کی خاطر ہم بھی چند نسخے تحریر کرتے ہیں گو قانون مذکورہ کے خلاف ہیں اور یہ سرخی چشم کیواسطے مفید ہیں۔

نسخہ نمبر ۱۔ شب یمانی ۲ رتی۔ ۳ تولہ پانی میں ڈال کر سفید پارچہ وسیدہ تر کر کے آنکھوں پر رکھیں۔

نسخہ نمبر ۲۔ عفص ایک تولہ۔ افیون ۳ رتی۔ شب یمانی ۵ ماشہ۔ پانی میں گھس کر لگا دیں۔

نسخہ نمبر ۳۔ صندل سفید ۵ ماشہ عفص ایک تولہ۔ اقاقیا ۳ ماشہ۔ مامیثا ۳ ماشہ۔ در آب کشنیز طلا کریں اور طریفل کشنیزی ڈال کر کھا دیں۔

نوٹ میری بہت سی باتیں تشریح طلب ہیں اگر موقعہ ملا تو انشاء اللہ کسی اگلے پرچہ میں تحریر کرونگا۔ (حکیم محمد الدین امرتسر پنجابیہ چوک لوہگڑھ)

٭ جو اپنے مقام پر ایسا طبیب نہ ملے۔ اور مریض دور دراز مقام تک سفر نہ کر سکے۔ تو پھر بھی کوئی صورت اُسکی علاج کی بتلا دیجئے۔ لیجئے ہم بتلاتے ہیں اگر صحیح ہو صاد کیجئے۔ کہ طبیب کو لازم ہے کہ مرض کے جمیع اصناف کی علامات لکھکر ہر صنف کا نسخہ الگ تجویز کرے جو علامات مریض اپنے اندر محسوس کریگا۔ اُسی کا نسخہ استعمال کریگا۔ ورنہ غائبانہ علاج ہی بند کرنا ہوگا حالانکہ اسکے بھی حاضرانہ علاج کی برابر فائدہ نہیں تو دو ثلث سے کم بھی نہیں۔ (اڈیٹر)

ع خود ہی اپنے قانون کو کیوں توڑا۔ (اڈیٹر)

طبی جواب

بخدمت اڈیٹر صاحب اہلحدیث امرتسر

جواب بقیہ استفسار نمبر ۱۔ چونکہ اڈیٹر صاحب نے اہل حدیث ۲۷ جنوری ۱۹۰۵ء میں مجھے ایک مقوی عمدہ نسخہ متعلقہ استفسار نمبر ۱ لکھنے کی اجازت دیدی ہے لہذا نسخہ نیچے درج کیا جاتا ہے۔

خوراک صبح۔ دانہ الائچی کلاں ۱ ماشہ۔ طباشیر ۱ ماشہ۔ مروارید ناسفتہ ۱ ماشہ۔ کشتہ چاندی ۱ ماشہ۔ کشتہ سونا ۱ ماشہ۔ (اگر کشتہ چاندی و سونا نہ ملیں تو ورق چاندی اور ورق سونا ڈال لیں) سب کو باریک کھرل کر کے ۲۸ پوڑیہ بنا دیں۔ رات کو خشخاش سفید ۳ ماشہ اور مغز بادام ۷ دانہ بھگو رکھیں۔ صبح مغز بادام مقشر کریں اور دونوں کو خوب باریک پیس کر ۲ تولہ مکھن اور ۲ تولہ مصری ملا دیں اور مندرجہ بالا ایک پوڑیہ اسمیں لپیٹ کر کھا جاویں۔ اوپر سے اگر دودھ پی لیں اچھا ہے۔

خوراک دوپہر۔ مربہ آملہ ایک عدد۔ ورق نقرہ۔ دو عدد کھا دیں۔

خوراک سہ پہر۔ مربہ آملہ ۴ تولہ مربہ ہڑ ۴ تولہ۔ مربہ سیب ۴ تولہ۔ مربہ ہلیلہ ۴ تولہ۔ کشتہ مرجان۔ کشتہ سنگ یشپ ۲ تولہ۔ زہر مہرہ ۴ تولہ۔ اچھی طرح مربیات روغنی میں ملا کر رکھیں۔ اور ۶ ماشہ کے قریب کھا دیں۔

خوراک شب۔ مرکب مقشر ۳ ماشہ۔ شکر سرخ ۳ ماشہ نیم گرم دودھ کے ساتھ کھا دیں۔ سوتے وقت۔

ترکیب کشتہ مرجان۔ مرجان (ڈگلیاں) ایک سکورہ گل میں ڈالیں اور سکورہ کو لعاب گھیکوار وغیرہ سے پُر کریں۔ گل حکمت کر کے ۱۵ سیر اُپلوں کی آگ دیویں۔

ترکیب کشتہ سنگ یشپ۔ سنگ یشپ ۵ تولہ کو سرخ کر کے ۱۰۰ دفعہ عرق گاؤزبان میں بجھاوے۔ پھر برگ گاؤزبان ۱۰ تولہ کا نغدہ کر کے سنگ یشپ درمیان رکھ کر ۲۰ سیر جنگلی اُپلوں کی آگ دیویں۔ سرد ہونے پر نکال کر پیس رکھیں۔

نوٹ مندرجہ بالا ترکیب سے اگر چالیس روز خوراک جاری رکھی جاوے تو دل و دماغ جگر معدہ کو ترقی ہوتی ہے اور منی کی امراض دور ہوتی ہیں۔

([illegible] اخبار لاہور)

ahmadmuslim.de

اندہے کو اندہیرے میں بہت دور کی سوجہی

آریہ اخبار ہتکاری نے انگریزی اخبار کے ایک آرٹیکل کا ترجمہ کرتے ہوئے عجیب ہی بے پر کی اڑائی ہے - ہتکاری مطبوعہ ۲۷ جنوری ۱۹۰۵ء کے صفحہ ۷ کی آخری سطر پر بعنوان "سوشل کا جواب" کے آخری دو سطور کے یہ الفاظ ہیں - "گھوڑے کا گوشت ہفتہ میں دو دفعہ ملتا تہا جسکے باعث گوشتخورہ ہو گیا تہا" جس لفظ انگریزی کا ترجمہ آپنے گوشتخورہ کیا ہے عجیب ہی مضحکہ خیز ہے - اصل لفظ انگریزی سکروی Scurvy ہے جسکے معنے رائل ڈکشنری والا تو تجارشی کرتا ہے اور "انگلش کمپنئنز ڈکشنری" والا اسکی مفصلہ ذیل تشریح کی ہے جسے وہ لکھتا ہے Scurvy (سکروی) ایک بیماری ہے جو کہ سیاہ بدنما داغوں اور عام بدنی نکاہت سے پہچانی جاتی ہے - اور جوان اشخاص پر اثر کرتی ہے جنکو تازہ خوراک اور مناسب مقدار نباتاتی خوراک کی نہ ملے - اور جس کا دفعیہ یا علاج لیموں یا اسکی رس سے کیا جاتا ہے - بجا سیاہ بدنما داغ اور بجا گوشت خورہ جو دانتوں کو مخصوص ہے اور ایسی ہے کہ خود گوشت کہاتی ہے نہ کہ گوشت کہانے سے ہوتی ہے - کوئی اُس بھلے مانس سے پوچھے کہ اُن غریب ہم آدمیوں کو ہفتے میں دو دفعہ گوشت کہانے سے گوشتخورہ ہو گیا مگر کبھی سننے میں نہیں آیا کہ روس اور منطقہ باردہ کی اور بڑی بڑی قوموں کو بھی یہ بیماری ہوئی ہو - سکروی بیماری اکثر اُن لوگوں کو بھی ہو جاتی ہے جو کہ بہت دیر تک بند ہوا میں رہیں - اور جنکو سمندر پر تازہ پانی اور اچھی غذا نہ ملے - دیکھو کتاب وسٹوڈ - ہو - صلاح Sanitation and ... آٹھواں باب صفحہ ۸۴ - آخری پیراگراف کی پہلی سطر میں یا تو

اور سنئے

اسی صفحہ ہتکاری کے تیسرے کالم میں ایک مضمون ہے "بائیبل میں اوم کا ذکر" خروج کے باب ۳ آیت کا حوالہ دیتے ہوئے لائق اڈیٹر لکھتے ہیں کہ موسیٰ نے خدا سے کہا کہ جب میں بنی اسرائیل کے پاس جاؤنگا تو انہیں کیا کہوں - خدا نے کہا I am (جی اوم میں ہوں)

کجا رام رام کجا ٹیں ٹیں - کیسی منطق ہے - سچ ہے کہ بعض لوگ مذہب کی تاریکی میں پہنسکر عقل کو ضایع کر دیتے ہیں - یہ توضیح اسطرح ہے جیسے کوئی کہدے کہ ہتکاری دہتکاری سے نکلا ہے اور دہتکاری پہٹکاری ہوئے کو کہتے ہیں - یا ترکاری سے جیسے عام اصطلاح میں گوشت کہتے ہیں - صاحب الہام تو حضرت موسیٰ کو عبرانی میں ہوا - اور آپ آج سنسکرت کو چھوڑ کر انگریزی کو الہامی ثابت کر رہے ہیں مگر افسوس آپنے بائیبل کا اپنے مطلب سے آگے کا مضمون نہیں دیکھا جہاں خدا کہتا ہے کہ بنی اسرائیل سے کہیو میں ہوں ابراہیم کا خدا اور اسحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا - بہلا وہ ایسا کیوں کرتے کہ اپنے روحانی باپ دیانند جی کے قول کی تردید کرتے کہ "آگے پیچھے نہ دیکھنے والے ناپاک باطن والوں کو واقعی علم نہیں تہا -

(عبد المجید از امرتسر قلعہ بہنگیاں)

(اڈیٹر - راقم مضمون اور ناظرین تعجب کریں تو کریں مگر آریوں کے حال سے واقف حال تو متعجب نہیں ہوتے - کیا آپ نے حاشیہ وید مبادی کی تہذیب" نہیں دیکھی کہ کس ناکامی سے اللہ کی لفظ کی تحقیق لکہی ہے کہ اصل میں یوں تہا یاں تہا سنسکرت تہا - پہر عبرانی تہا پہر وہ تہا یہ تہا - ایسی ہی ناکام کوششوں سے تو معلوم ہوسکتا ہے کہ اسلام کے مقابلہ میں یہ لوگ کیا کیا حرکت مذبوحی کرتے ہیں - پہر اسی لیاقت اور سمجھ پر کہا کرتے ہیں کہ جہاں سائنس پہنچیگا وہاں ویدک جہنڈا پہلے لہرائیگا -)

دنیا

گذشتہ سے پیوستہ

بس ایک بار زمانے نے ایسی لی کروٹ — گئی جدہر کو نظر ایک عالم ہو تہا
نہ وہ بہار نہ وہ پہول تہے نہ وہ گلزار — یہاں تہی لو کی لپٹ واں سموم کا جہونکا
وہ پہول تہے جو رخ یار سے بہی نازک تر — ہوا جو گرم سو تہا رنگ انکا کملایا
ہوئی تہی سوکھ کے ہر اک کلی پتنگی — لب غنچہ پہ جیسے شہید دشت بلا
جو نہر تہی کبہی لبریز مثل چشم یتیم — وہ خشک ہو کے پیاسوں کا جگر ہوگا

ahmadimuslim.de

ابھی بہار کا نقشہ تھا اپنی آنکھوں میں خزاں کا آنکھ جھپکتے ہی کھنچ گیا نقشہ
پلک جھپکنے کی مہلت تو ایک وقفہ ہے اسی تو اس سے بھی کچھ کم ہے عمر کو بقا پایا
یہ کل کی بات ہے ہم کھیلتے تھے لڑکوں میں سفید بال ہیں آج اور قد ہے خم دوتا
زمیں اپنی طرف کھینچنے لگی ہم کو کہیں جو بیٹھ گئے پھر نہیں اٹھا جاتا
شریک عمر اگرچہ بہت ہی تھوڑی ہے پر اپنی زیست کا وقفہ ہوا اس سے بھی تھوڑا
نقوش آب کا بے بود ہونا روشن ہے ہماری عمر کا ٹھہرا وہ اس سے کم ٹھہرا
کہاں ہیں شاہ زمین و زمان سلیمان آج کہ جنکا تخت ہوا پر اڑا تو تھا صبح و مسا
وہ شاہ جس کی حکومت ہزار سال رہی اب اس کی قبر کا بھی کچھ نہیں پتا چلتا
ہما بھی تھا تو ضرور اس کی کچھ خبر ہو گی کہاں ہیں قیصر رومی کی استخواں بتلا
کہاں ہیں آج وہ افراسیاب بانی ظلم کدھر گیا وہ سیاوش قتیل تیغ جفا؟
رہا نہ شاہ فریدوں یہاں نہ کیکاؤس کہاں ہے تحفہ وہ کہ تھا اپنی قوم کا پیارا
سکندری ہو کہ اکبر کا نام ابھی رہ گو سمجھائی دیتی ہے بس ہمکو بھی یاد فنا
کھڑا ہے روضہ جہانگیر بادشاہ جہاں اور اس کی گری یہ عمارت کہ اسکا نام مٹا
بقا کسی کو نہیں اس جہان فانی میں یہ رہگذر ہے یہاں کون گھر بنا کر رہا

یوں ہی زمین رہیگی یوں ہی رہیگا فلک
ہمارا چشم زدن میں تمام ہے قصہ

ایک نومسلم لودھا کو

آریو بحث کو میدان میں آؤ تو سہی جو صداقت لئے پھرتے ہو سناؤ تو سہی
سب کہا جاتا ہے جس سے یہ تم میں وقت پہ اس مجوف کے ذرا گن کوئی گاؤ تو سہی
سو کا معلوم تمہیں ہے وہی ذات قدیم آگ و مالک کے ذرا سر کو جھکاؤ تو سہی
گر سرشتی کا نہیں اور سرشٹا کیسا ناستک پن کو ذرا اپنے چھپاؤ تو سہی
نطفہ غیر کو کر لیتے ہو نطفہ اپنا کونسی سائنس ہے یہ ہمکو بتاؤ تو سہی
بیحیائی نہیں گر دل میں سمجھتے ہو برا لاولد جتنے ہو انہیں کراؤ تو سہی
صفت کھوتے ہو سوتن میں ہو چلاتے ہو گر گڑاہی میں بکاؤ اسے کہاؤ تو سہی
چاہیے ہم جو کہا جائیں تو کیا کہا گئی انکی اسکا گر ڈر نہیں منتر نہ پڑھاؤ تو سہی
تندھی ہو واقف اریدہ کی شدھی مانگو پاؤ گے پیش خدا تم بھی اٹھاؤ تو سہی
ویدیت شوخ ہو کتاتیہ بے حق بے شور آہ بھی ہے یہ صدا کان لگاؤ تو سہی
جیو پرمانو انادی ہیں یہ سب تم بھی ان میں تم بھی کوئی اک ذرہ بڑھاؤ تو سہی
تم بڑھانے سے گھٹانے سے ہو بالکل عاری ہیں او رانہیں ایسے میں ملاؤ تو سہی
دینے کو پاس تمہارے جو نہیں کچھ الشیو جیو کو جونیوں کی قید میں پھنساؤ تو سہی
تم زبردست ہو سکار ہو رہنا دشوار نہیں وہ ہو سکتے جو آرام ستاؤ تو سہی
مدعی تشت گو اخت آمیں الہامی ہو وید کب کہتا ہے وہ آمیں دکھاؤ تو سہی
کن پہ نازل ہوا اور کیسے ہوا پرش تھے وہ ان کے حالات کچھ کھوج چلاؤ تو سہی
گر یہ سمجھو کہ ہے قرآن کلام انسان سورہ اک ایسی بنا کر کوئی لاؤ تو سہی
اور یہ وہ دعوی ہے جو آیا ہے قرآن کہنا گر نہیں مانتے کچھ دل میں لجاؤ تو سہی
منکروں کا ہے جہنم میں ٹھکانا مسلم شاید آجائے انہیں خوف ڈراؤ تو سہی
کار دنیا میں تو جیتے نظر آتے ہیں تمام دین میں جو کہ سبھی ہوں انکو ملاؤ تو سہی

یہ چھوڑتے آگ نہیں آگ کہیں ہو ٹھکی آہیں
فرض ادا اپنا کرو انکو ہٹاؤ تو سہی ۲

قصیدہ مرثیہ

جناب مولانا مولوی محمد سعید صاحب مرحوم مغفور بنارسی

طبعزاد مولوی ابوالحامد سید محمد فرخ سیر خان حسرت صاحب

(شاگرد مجدد الوقت حضرت شوکت میرٹھی)

گلشن دہر میں کیوں پھولوں کی ہے یہ حالت کیوں برستی ہے سر باغ غل ابر حسرت
بلبل نغمہ سرا کو ہے یہ غم کیوں لاحق سرو کو صحن گلستاں میں ہے کیسی حیرت
باغ مرصر کی چلی جو کہ خزاں داشت ہے سبزہ زاروں میں ہے تو باقی نہیں [illegible]
دیکھو عباس کی رنگت ہو گیا غم سے زرد اشرفی کی ہو گیا چہرہ سے آب و رنگت
لو چمنی غم میں ہے کیوں منہ کی اڑی ہے رنگت [illegible] میں ہے کہا [illegible] آئی ہے موت
کیا شتابی غم و حزن والم [illegible] پڑی جو [illegible] کے خدا [illegible] صورت
شہر کاشی کی وہ رونق ہو گئی [illegible] نہیں کو [illegible] آئی ہے [illegible] فطرت
شور کیسا ہے کہ وہ معدن علم آج نہیں اٹھ گیا مطلع جہاں سے [illegible] حکمت
[illegible] رقم ہو کہ سعادت گم ہے ذرہ ذرہ ہو عیاں [illegible]
مخزن علم و عمل حضرت مولانا سعید گر کہو [illegible] خدا [illegible] جہاں [illegible] رحلت

وہ خود ذات تھی اک جامع علم قرآن
ہند میں پشت و پناہ سنن پاک نبی
والی کشور دین حاکم اقلیم عمل
اب خدا ہی تو نگہبان ہو اب دین کا
شکل وہ چاند سی اور روئے منور تاباں
سینکڑوں دین کے احکام کا اجرا ان سے
علم وہ علم تھا انکا کہ زمانہ قائل
خلق رحمت میں لیس مجتہد مولانا کو
حسرت خستہ جگر روک عنان خامہ
کہدو تاریخ وفات اب زرہ فکر سخن

قامع فسق تھی اور قاطع کفر و بدعت
ایک تھے دارالامر میں وہ ملجا باعظمت
مرد و بیدار تھے الغرض انکی صورت
ایسے ہوتے ہیں کہاں آدمی نیکو سیرت
جسکے پہلو میں تھا وہ قلب ملائک خصلت
بنتا تھا شام و سحر روز و شب و ساعت
نخل و فضل کر جس سے تھا ام سنت
کیسے جلدی گئے وہ با امید رحمت
تیری تحریر ہے جو عرصہ غم کو شمت
سنہ فوت یکا تھا خوا آئے زلال رحمت
۱۳۳۴ھ

انجمن حمایت اسلام اور پیسہ اخبار لاہور

انسانی فطرت میں جو کہ خالق کائنات نے حرکت پیدا کر دی ہے کیا مجال کہ ایک حالت پر مستقر رہے اسی لئے ملائکہ کرام نے انکی بابت پیشگوئی کی تھی کہ أتجعل فيها من يفسد فيها یہ فساد انکا کبھی تو نیکی کی شکل میں جلوہ گر ہوتا ہے کبھی شرارت کی صورت میں ظہور کرتا ہے لیکن یہ فساد اگر طبقہ ادنیٰ میں ہوتا ہو تو صیغہ لازمی کی درجہ تک رہکر دوسروں کو ضرر رساں نہیں ہوتا مگر جب اعلیٰ طبقہ میں جاتا ہے تو ادنیٰ طبقہ کو پامال کر دیتا ہے اسی لئے علماء کا اختلاف جو فساد تک پہنچے برا سمجھا گیا ہے۔ حضور نبوت نے فرمایا ہے لا تختلفوا فتختلف قلوبکم یعنے باہمی مخالفت نہ کرو ورنہ تمہارے دل بگڑ جاینگے۔ قرآن شریف نے جو بانی فطرت کا کلام ہے اس فساد اور اختلاف کے بد نتائج کو ایک ہی مختصر جملہ میں بتلا کر قوم خصوصاً لیڈروں کو اس بد عمل سے بڑی سختی سے روکا ہے ارشاد ہے۔ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذهب ريحكم یعنے نزاع مت کرو ورنہ تمہاری عزت خاک میں ملجائیگی اور تم ذلیل ہو جاؤ گے۔ کیا ہم مسلمانوں نے اس فرمان والا شان پر عمل کیا؟ افسوس کہ اسکا جواب نفی میں ملتا ہے۔ علماء کا مقدس گروہ تو ہمیشہ سے مورد الزام ہوتا چلا آیا ہے گو ایک حد تک وہ ہے بھی مگر افسوس تو یہ ہے کہ جو لوگ اس گروہ کو اختلاف کی وجہ سے بہت کچھ لعن طعن کیا کرتے ہیں انہیں بھی جب یہ مادہ ظہور کرتا ہے تو بری طرح اپنے آثار دکھاتا ہے۔ ان دنوں انجمن حمایت اسلام لاہور اور مسٹر محمد شفیع بیرسٹر اور آنریبل مسٹر شاہ دین بیرسٹر کے درمیان کچھ مخالفت ہے اور پیسہ اخبار بھی بیرسٹر صاحبوں کا پیرو کار ہو سبب نزاع انجمن حمایت اسلام کا سالانہ انتخاب ہے کہ انجمن کی مجلس انتظامیہ آئندہ تین سالوں کے عہدہ داران کو نامزد کر کے عام ممبران سے رائے لیتی ہے اس طریق کو بیرسٹر صاحب ناپسند کرتے ہیں اور بڑی سختی سے اسکی مخالفت کرتے ہیں پیسہ اخبار بھی انجمن کی انتظامیہ کمیٹی کو بدلگام اور کیا نہیں کیا کہتا ہے۔ ادھر انجمن کے سکرٹری منشی شمس الدین صاحب بڑی سختی سے بیرسٹروں کو کوستے ہیں اور ایک خاص طرز سے انکو مخاطب بناتے ہیں۔ مگر ہمارے خیال میں اس ناگہانی اختلاف کا سبب کوئی دیرینہ رنج ہے ورنہ یہ کوئی بات نہیں کہ انجمن کے انتخاب کے قاعدہ پر ایسی سختی سے اعتراض کہ ذاتیات تک حملہ ہو۔ ہمیں بیرسٹر صاحبوں کا اعتراض بھی ہماری سمجھ میں نہیں آتا کیونکہ جب انجمن کے قواعد مقررہ میں انتخاب کا طریق یہی ہے جو اسکی دفعہ عمل میں آیا ہے۔ تو پہر چاہیے تو یہ تھا کہ پہلے اس قاعدہ کی ترمیم کراتے اگر حسب قاعدہ ترمیم ہو جاتی اور انتظامیہ کمیٹی اس پر عمل نہ کرتی تو مورد الزام ہوتی یہ کیا انصاف ہے کہ اصل تو ترمیم نہو اور فرع میں ترمیم کی جائے خاصکر ایسے وقت پر جبکہ انجمن کا سالانہ جلسہ سر پر ہے یہ شور و شر کرنا بھی خواہان قوم سے بہت بعید ہے۔ پیسہ اخبار نے سکرٹری کے پیڈ (یا تنخواہ) ہونے پر بھی چوٹ کی ہے۔ ہمارے خیال میں یہی ایک عیب ہماری قوم میں سخت ہے کہ لائق آدمیوں کی قدر نہیں۔ کسی لائق آدمی کی اس لئے بیقدری کی جاتی ہے کہ وہ تمام وقت جو ہمارے مشن کی خدمت کرتا ہے وہ انکی روٹی کیوں نہیں پیدا کرتا۔ حالانکہ کسی قومی خدمت کا عوض لینا نہ مذہبی شریعت سے منع ہے نہ عرف عام میں قبیح ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو اپنے کام بھی کرنے لگے جب ایک کمیشن نے بیٹھ کر انکی تنخواہ کا فیصلہ کیا اور انکو سبکدوش کر کے ہمہ تن اس کام میں مصروف کیا۔ علاوہ اسکے جہانتک ہمیں معلوم ہے منشی شمس الدین اول تو ایک معقول تنخواہ پر ملازم تھے۔ مگر انجمن ہی کی خدمتگزاری کے باعث معزول ہوئے۔ پھر بھی سالہا سال تک مفت کام کرتے رہے آخر جب انکا روزگار ریاست جموں میں مستقل ہو گیا اور جانے کو تھے تو انجمن کو

ahmadimuslim.de

ایک باقاعدہ ڈپوٹیشن (وفد) نے انکو انجمن کی خدمتگذاری پر مجبور کیا اور گذارے کے لئے تنخواہ مقرر کر دی۔ اس میں کونسا کبیرہ گناہ کیا۔ افسوس آج اگر اسی عہدہ پر کوئی یورپین ہوتا تو اتنی ہی خدمت کا اول تو سہ چند معاوضہ لیتا پھر اسکی تاب مخالفت کسکو ہوتی۔ ذرہ علیگڈہ کے پرنسپل کی کیفیت دیکھ لو۔ ہمیں جہانتک قومی انجمنوں کی نوکریوں کا ذاتی تجربہ ہے یہ مرض عام طور پر ہندوستانیوں بالخصوص مسلمانوں میں پایا جاتا ہے کہ خدمتگذاری پر بجائے شکریہ کے اُلٹے نظر حقارت سے دیکھتے ہیں۔ اسی پر تو یہ کہتے ہیں کہ ہم یورپ کی طرح ترقی کریں۔ حالانکہ یورپ جن خادمانِ قوم کی آج عزت کر رہا ہے۔ سب کے سب اپنی خدمات کا کافی معاوضہ پاتے رہے ہیں"

خیر ہمیں اس نزاع سے اسی قدر رنج ہے جتنا کہ ایک ہمدرد کو ہونا چاہیئے۔ بالخصوص اس خیال سے سخت افسوس ہے کہ یہ اختلاف ایک بڑے نازک موقعہ پر پیدا ہوا ہے۔ ہمیں خادمانِ قوم سے عموماً اور رفعتِ قوم خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب ڈسٹرکٹ جج۔ جناب قاضی محمد اسلم صاحب ڈویژنل جج میاں نظام الدین صاحب جج۔ جناب راجہ جہانداد خانصاحب رئیس اعظم خانپور سے بالخصوص توقع ہے کہ آپ صاحبان اس قومی کام میں از خود دخیل ہو کر اس نزاع کو دور کر دینگے ؎

گر نیاید بگوش رغبت کس
بر رسولاں بلاغ باشد و بس

رفعِ اتہام

اڈیٹر صاحب مکرم بندہ دام عطوفتہٗ السلام علیکم۔ میرے خیالات کی بابت جو پرچہ ہتکاری امرتسر میں دو یا تین مضمون متفرق نمبروں میں شایع ہوئے ہیں کہ میرے خیالات آریہ دھرم کی جانب رجوع ہوتے جاتے ہیں جس سے عام طور پر یہ بات عام مسلمانوں میں پھیل گئی ہے کہ میں قریبًا آریہ پارٹی میں قدم رکھنے والا ہوں انکی بابت گذارش ہے کہ آپ اپنے پرچہ اہلحدیث میں انکی تردید یوں شایع فرما دیجئے کہ نہ وہ میرے مضامین ہیں نہ میں آریہ بننے کی خواہش رکھتا ہوں بلکہ میں نہایت سچائی کیساتھ مذہب اسلام کا ماننے والا اور پُر زور تقاریر سے آریہ و دیگر مخالفین اسلام کو جواب ہر وقت دیتا رہتا ہوں اور میرے نزدیک مذہب حقہ دنیا بھر میں سوائے اسلام کے کوئی نہیں ہے۔ پس جبکہ میرا یہ پاک اعتقاد ہے تو آپ خیال فرمائیں کس صورت سے ایسے لغو مضامین شایع کرا سکتا ہوں۔ میرے مضمون کو بجنسہ درج اخبار فرمائیے اور پہنچتے ہی اسی ہفتہ کے پرچہ میں درج فرمائیے۔ (قطب الدین احمد واعظ دتاولی)

(اڈیٹر۔ بہتر ہوتا کہ یہ تحریر آپ ہتکاری میں بھیجتے۔ اب بھی موقع ہے غالباً درج ہو جاویگی)۔

فتویٰ

س نمبر ۱۰۱۔ چند بستی والوں نے امسال رمضان شریف کے چاند کو ۲۹ شعبان المعظم کو دیکھا تھا اور بہت سے بستی والوں نے نہ دیکھا تھا۔ نہ دیکھنے والوں کو صبح کیوقت خبر ملی۔ لیکن بعض لوگ کچھ کھا پی چکے تھے اور بعض بغیر سنے چاند کی خبر سن کر کل لوگ یعنی جنلوگوں نے کھایا تھا اور نہ کھایا تھا سب نے روزہ کی نیت کر لی اب ان لوگوں کیلئے وہی روزہ کافی ہوگا یا کہ قضا لازم آئیگا۔؟

س نمبر ۱۰۲۔ ایک ہندو مسلمان ہونا چاہتا ہے لیکن وہ گونگا ہے نہ تو وہ بول سکتا ہے نہ سُن سکتا ہے۔ ایسی صورت میں وہ کس طرح مسلمان کیا جاوے۔ بینوا بالحدیث والفقہ توجروا الیوم القیامہ۔ (محمد انوار الحسن از ضلع گیا)

ج نمبر ۱۰۱۔ جنہوں نے کچھ کھا پی لیا تھا وہ ایک روزہ قضا کریں۔

ج نمبر ۱۰۲۔ آسمان کی طرف نگاہ کر کے انگلی سے وحدت کا اشارہ کرے اور نماز میں شریک ہو جائے۔

س نمبر ۱۰۳۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ چمڑہ مردار کو دباغت دیکر اسکے پیسہ سے کہا سکتا ہے یا نہیں۔

س نمبر ۱۰۴۔ کانجی ہوس کا ٹھیکہ لینا مسلمان کو جائز ہے یا نہیں اور اُسکے اندر سُور بھی آتے ہیں تو اسکا جرمانہ لینا جائز ہے یا نہیں۔ اور اُسکے پیسہ سے کہانا چاہئیے یا نہیں۔

س نمبر ۱۰۵۔ مسلم شریف میں جو حدیث ہے کہ من مات ولیس فی عنقہ بیعۃ مات میتۃ جاہلیۃ تو کیا مطلب ہے اس وقت کوئی امیر نہیں ہے تو کیا کرے۔

ahmadimuslim.de

س نمبر ۱۰۴- زید (سوداگر) کپڑہ یا غلہ وغیرہ بیچتا ہے تو اسمیں نقد و اُدھار کا نرخ دو قسم کرتا ہے۔ ایک ہی چیز میں مثلاً ایک ٹوپی کی قیمت ۸؎ رہے جب نقد پیسہ ملا تو ۸؎ میں دیا اور جب اُدھار پیسہ رہا تو ۹؎ میں دیا آیا جائز ہے یا نہیں۔ اور وہ پیسہ حلال ہوا یا حرام۔ بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب

(راقم ابو شعیب محمد اسحاق مدرس مدرسہ محمدیہ مدن پور ضلع گیا)

ج نمبر ۱۰۳- کہا سکتا ہے حدیث میں جو اُسکے انتفاع حاصل کرنیکی بابت اجازت آئی ہے وہ دونوں قسموں کو شامل ہے خواہ اُس کی ذات سے ہو یا فروخت سے جسکی ذات سے نفع لینا جائز ہے اُس کو فروخت کر کے بھی جائز ہے۔

ج نمبر ۱۰۴- جائز ہے کیونکہ وہ تو سرکاری جرمانہ کا وصول کرتا ہوتا ہے سور ہو یا بکری گائے ہو یا ہاتھی۔ اُنکی ذات سے مطلب نہیں بلکہ اُن کے مالکوں کو غفلت کی سزا ہے۔

ج نمبر ۱۰۵- حدیث مذکور کا حکم یہی ہے کہ کوئی امام وقت ہو لیکن جب کوئی نہ ہو تو گوشہ نشینی کرے چنانچہ صحابی نے عرض کیا تھا ان لم یکن لھم امام یعنے جب کوئی امام نہ ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گوشہ نشینی کر۔ اسلئے کہ قضیہ موجبہ میں موضوع کا وجود بھی ضروری ہے

ج نمبر ۱۰۶- اس کا جواب پرچہ اہلحدیث مورخہ ۳ فروری میں جواب نمبر ۹۶ میں دیا گیا ہے کہ جائز ہے۔

س نمبر ۱۰۷- ایک ہندو مہاجن نے دوسرے ہندو کو مبلغ پانچسو روپیہ نقد سود پر دیا تھا اب اُسکے یہاں اصل روپیہ اور سود لے کر کل ایکہزار باقی ہوا۔ مگر مہاجن مذکور کو اتنی ہمت نہیں کہ اُس سے وصول کرے لہذا وہ ایک مسلمان کو کہتا ہے کہ تم اُس سے ایکہزار روپیہ وصول کرو جب وصول ہو جائیگا۔ اُسوقت پانچسو روپیہ اصل جو میرا ہے لیلو بقیہ ۵۰۰ میں ڈھائی سو تم لو ڈھائی سو میں لوں تو یہ روپیہ مسلمان کو واسطے حرام ہوا یا حلال ہوا یا کیا ہوا- بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب

س نمبر ۱۰۸- محمد باقر نے اپنی زمین محمد اسحاق کے پاس رہن رکھی ایکسو روپیہ میں اور اُس زمین کی مالگذاری بھی محمد اسحاق ہی کو ادا کرنا پڑتا ہے۔ کیا اب اُس زمین سے محمد اسحاق فائدہ اُٹھا سکتا ہے یا نہیں۔ بینوا بالحدیث والقرآن۔ توجروا عند الرحمٰن

(محمد انوار الحسن از ضلع گیا)

ج نمبر ۱۰۷- سود بیشک حرام ہے مگر ہندوؤں کے مذہب میں سوائے برہمنوں کے اوروں کو جائز ہے۔ عرب کے مشرک جو سود لیتے تھے جب مسلمان ہوئے تو اُن کے مال کو ناجائز نہیں سمجھا جاتا تھا پس رقم مذکور کا لینا مہاجن کو جائز ہے اور اُسی سو اُس نے بطور اُجرت کے حصہ لینا ہے۔ اگر اس پر شبہ ہو کہ کسی بازاری عورت کی طرف سے وکیل ہو کر اُجرت دلا دے تو حصہ مقررہ جائز نہیں تو یہاں کیوں جائز ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ زنا قبیح لذاتہ کسی شریعت اور کسی مذہب میں جائز نہیں پس اُسکی اُجرت بھی کسی طرح جائز نہیں یہی وجہ ہے کہ ایک فاحشہ مالدار مسلمان ہو تو اُسکا مال حلال پاک نہیں ہوگا۔ مگر جو ہندو سود خوار مسلمان ہو جائیگا تو اُسکا مال جیسا اُسکے مذہب میں حلال تھا اب بھی ہے۔

ج نمبر ۱۰۸- اس مسئلہ میں مجھے تردد ہے ناظرین میں سے کوئی صاحب جواب دینگے تو درج کیا جائیگا۔

س نمبر ۱۰۹- اگر مقیم امام ہو اور مسافر مقتدی ہو تو مقتدی چار رکعت والی نماز میں امام کے ساتھ دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیر سکتا ہے یا نہیں

س نمبر ۱۱۰- حدیث میں جو جرابوں پر مسح کرنا لکھا ہے اسکا کوئی قسم ہے یا عام قسم کی جرابوں پر مسح درست ہے۔ کیونکہ بعض کہتے ہیں کہ جرابوں پر مسح تب درست ہے کہ جب وہ ایسی موٹی ہوں کہ اُنمیں ہوا اور روشنی نہ جائے

س نمبر ۱۱۱- ایک شخص نے دیدہ و دانستہ یا کسی دنیاوی کام میں شاغل رہکر ظہر کی نماز نہیں پڑھی اور عصر کے وقت عصر کی نماز کے پہلے وہ چار رکعت ظہر کی قضا کر کے پڑھتا ہے تو حدیث میں کیا حکم ہے۔ (داؤد علی از پھلواری)

ج نمبر ۱۰۹- چار پڑھے زیادتی میں امام کا تابع ہے۔ کمی میں نہیں یعنے اگر امام مسافر ہے تو اُسکے ساتھ سلام نہ دے۔

ج نمبر ۱۱۰- عام جرابوں کا ذکر ہے۔ بعض کا مذہب بیشک ہے کہ جرابیں موٹی ہوں لیکن اس قید کی دلیل کتاب و سنت میں نہیں ملتی۔

ج نمبر ۱۱۱- پہلے ظہر کی نماز پڑھ لے کوئی حرج نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق کے روز اسی طرح مقدم کو مقدم قضا فرمایا۔

دلولو- رسالہ سوزاک۔ اس میں مرض مذکور کے اسباب علامات علاج بتلائے ہیں۔ رسالہ قابل دید ہے۔ قیمت ۸/ سرسیٹھا کر دت شرما ایڈیٹر دیش اپکارک لاہور

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

امرتسر میں ڈاکٹر کرم الٰہی مرزائی کا ملازم مسمّی چھجو مرزائی پچھلے ہفتہ طاعون سے مرگیا۔ ڈاکٹر مذکور نے اسکو کراہت میں بھجوایا تھا مگر جانبر نہ ہوا۔ (وکیل نمبر) (کرشن جی کے پٹھو ایک کے تھے ہو ۹ ایڈیٹر)

شاہ روس کے پاس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دست مبارک کا لکھا ہوا قرآن شریف موجود ہے۔ وقت شہادت اسی پر تلاوت فرما رہے تھے۔ زار کے حکم سے اسکی پچاس جلدیں عکسی تیار کی گئی ہیں جو شاہان اسلام کو تحفۃً دی جائینگی۔

ابکی دفعہ پنجاب میں ایسی شدید سردی ہوئی ہے کہ بڑے بڑے معمر آدمی بھی اسکی نظیر نہیں بتلاتے۔ داناپور (کرمٹینہ) سے بھی شدید سرما کی خبر آئی ہے۔

مولاکھیمڑی (مدراس) میں مسلمانوں کی خوش قسمتی سے اہل حدیث اور حنفیہ میں ایک مسجد کی متعلق مقدمہ بازی تھی اسکا فیصلہ اہل حدیث کے حق میں ہوا (اسکے متعلق ایک نظم آئی ہے وہ قابل درج نہیں)

دھلی میں ۹ جنوری کو طاعون کے دفعیہ کے لئے نفل پڑھے گئے۔ دیکھیں ان دو رکعتوں سے غضب الٰہی دفع ہو جائیگا اور پانچوقتی کے ترک کا مواخذہ نہ ہوگا۔ افسوس ہے کہ مسلمان اپنی بداطواری۔ بداخلاقی۔ بداعتقادی حب دنیا تو چھوڑتے نہیں جو باعث عذاب اور غضب الٰہی کے موجب ہیں۔ صرف دو رکعتوں سے خدا کو فریب دینا چاہتے ہیں۔ یہ نماز ایک توبہ ہوگی اگر اس کے بعد تمام عیوب شرعیہ سے باز آئیں تو توبہ قبول ورنہ کہا جائیگا یخادعون اللہ وھو خادعھم۔

ڈاک خانہ لفافہ نئے وضع کے جاری کرنیوالا ہے اور فیس رجسٹری دو آنہ سے ایک آنہ کر دینے کی تجویز زیر غور ہے۔

کشت و خون سینٹ پیٹرزبرگ میں گذشتہ منگل کو روسی پولیس نے ہڑتالیوں پر جنہوں نے ایک شراب خانہ میں جلسہ منعقد کیا تھا۔ چھاپہ مار کر بندوقیں فیر کیں اس سے چار ہڑتالئے زخمی ہوئے اور ایک لڑکی ماری گئی۔

کابل میں سامان جنگ کی کثرت۔ امیر صاحب کابل نے حال ہی میں یہ حکم دیا ہے کہ افغانستان کے تمام اسلحہ خانوں میں ہتھیار اور سامان جنگ کا ذخیرہ فراہم کر دیا جائے۔ امیر صاحب کا خیال ہے کہ افغانستان میں سامان جنگ اور ہتھیار کافی موجود ہیں اسکے علاوہ کابل کے کارخانوں میں رات دن سامان جنگ اور ہتھیار تیار ہوتے رہتے ہیں اس لئے امیر صاحب کو اور زیادہ یورپ میں سامان جنگ اور ہتھیاروں کے خریدنے کی ضرورت نہیں ہے۔

آپ امیر صاحب نے فوجی بیداری اور ٹرانسپورٹ کے زیادہ کرنیکی طرف اپنی توجہ منعطف کی ہے۔ (واعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ)

طاعون ہفتہ مختتمہ ۲۸ جنوری گذشتہ میں کل ہندوستان میں طاعون سے ۳۳ ہزار ۸۷ موتیں ہوئیں۔ اس سے پہلے ہفتہ میں ۲۸ ہزار ایک سو چار موتیں ہوئی تھیں۔ گذشتہ سال کے اسی ہفتہ سے یہ تعداد بقدر ایک ہزار اموات کے زیادہ ہے۔ (قادیانی کرشن جی کی برکت)

آگرہ میں گورنمنٹ کی جانب سے کئی آریہ سماجیوں پر مقدمہ فوجداری دائر کیا گیا ہے۔ بنائے مقدمہ یہ ہے کہ آریوں نے اپنے مذہبی عقائد کے پھیلانے کے لئے نہایت فحش کتابیں شایع کرکے تقسیم کیں اور ان فحش ترین تحریرات کے ذریعہ سے مسلمانوں اور عیسائیوں کے مذہبی اعتقادات پر نہایت سخت چوٹ اور حملہ کیا ہے۔ ماخوذین میں ایک وکیل اور دو کلرک گورنمنٹ کے کسی محکمہ کے ہیں۔ تعزیرات ہند کی دفعہ ۲۹۲ کے موافق انپر مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔ مقدمہ کی تحقیقات مسٹر ٹاملنسن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کر رہے ہیں۔ (افسوس ہے مقدمہ میں مستغیث تو سرکار ہو مگر آریہ اخبار دہرم پرچارک جالندھر پرکاش لاہور وغیرہ مسلمانوں کو کوستے ہیں۔ کیوں؟ اسلئے کہ کیوں نہ ٹھہریں ہدف ناوک بیداد کہ ہم۔ آپ اٹھا لاتے ہیں جو تیر خطا ہوتا ہے)

کپتان انگلیو صاحب اسسٹنٹ کلکٹر قصور ضلع لاہور کی عدالت میں ایک ایسا مقدمہ دائر ہے جس میں ۴۳۸ مدعا علیہ ہیں جنمیں کئی برہما اور چین میں ملازم ہیں۔ اور دعویٰ صرف ۱۱۴ روپیہ ۸ آنہ کا ہے۔

سردار عنایت اللہ خاں صاحب بالقابہ نے پشاور کی ایک مسجد کی تعمیر کیلئے پندرہ سو روپیہ اور انجمن حمایت اسلام پشاور کو ۵۰۰ روپے عطا کئے۔ اور مسجد موصوف کے لئے دس ہزار کابل سے بھیجنے کا وعدہ فرمایا۔

ahmadiyyamuslim.de

دی بیسٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معززین ملک! آج کل بازار میں بہت سی سٹیل ٹرنک ہر جگہ مل سکتی ہیں۔ اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے گاہک کو گرویدہ کر لیتی ہیں مگر جب استعمال میں آتی ہیں تو چند روز میں اُن کے جوڑ کھل جاتے ہیں افسوس ہے کہ آجکل لائلپور کے ٹرنکوں کا ایک ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو غور کرکے دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے۔

ہمنے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے۔ اور ہمارے کام میں یہ بات خصوصیت سے پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقع نہیں ملتا۔ کیوں؟ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں اور بعض دوکاندار بہت سے کاریگر دار ہیں سے رنگ و روغن کراتے ہیں۔ اور ہمسے ہی عموماً مال منگاکر باہر بھجواتے ہیں اسطرح سے خریداران کو بہت نقصان ہوتا ہے۔ اسی دقت کو دور کرنے کیلئے قیمت میں رعایت کر دی ہے اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اس بات کے شاہد ہیں کہ ہم نے کبھی بات کا اظہار نہیں کیا۔

غیر معمولی رعایت ہمنے قیمت میں بجائے نسبتاً بہت ہی تخفیف کر دی ہے بجائے ۴ر فی انچ کے ۳ر فی انچ قیمت کر دی ہے یہ اصول کہ ہم دوکاندار اور خریداران فروشی بسیار فروشی پر ہمارا عمل ہے۔ علاوہ رعایت کے ہمارا مال بھی یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے امید ہے کہ معزز خریداران ہماری محنت کی داد دینگے۔

	فی انچ ۴	فی انچ ۳	بحساب ۳ر فی انچ					کمیشن ایجنٹ
پیمائش ٹرنک	۲۶ انچ	۳۰ انچ	۳۴ انچ	۳۶ انچ	۴۰ انچ	۴۲ انچ	۴۸ انچ	۱۲ر فی انچ
قیمت اصل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تا ۳۶ انچ [illegible]
قیمت رعایتی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
ٹرنک ٹین	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		کمیشن [illegible]

نوٹ: ایجنٹ حضرات کے مزید کو ایک ٹرنک مفت ملیگا۔ تمام خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔

المشتہر عبد العزیز اللہ رکھا اینڈ کو ٹرنک میکرز بازار کشمیریاں شہر سیالکوٹ

کون کہتا ہے کہ آپ غریب ہیں؟

مجھے کچھ غرض نہیں کہ لمبی چوڑی تحریر سے آپکی منتیں کروں کیونکہ
خود بخود دہتی ہے مشک جو عطار کہوا

نیازمند کی تیار کردہ معجون جسکی بابت میں نے آجتک کسی اخبار یا اشتہار میں مضمون نہیں دیا۔ جسکا تجربہ مدت سے میں اپنے مطب میں بارہا کئی اشخاص پر کیا ہوا ہے کیمیائی اثر رکھنے کے باعث کسی طرح بھی غلط ثابت نہیں ہوئی۔ اعضاء رئیسہ کو تقویت تام دیتی ہے یہ معجون جسکا نام **معجون جواہر** رکھا گیا ہے۔ مروارید عنبر مشک یشب عقیق فولاد۔ نقرہ طلاء اور اعلیٰ ادویہ مفرحہ مقویہ یابسہ سے مرکب کی جاتی ہے جو ہمارے سینہ بسینہ چلی آتی ہیں۔ جنسے حواس خمسہ ظاہری و باطنی درست رہتے ہیں طبیعت میں انکسار کی جو امردی حوصلہ اور خوشی پیدا ہو جاتی ہے جو کہ معمول سے زیادہ گہتی ہو۔ خون صالح پیدا اور قوت رجولیت زیادہ ہو جاتی ہے۔ نسیان۔ آشوب چشم۔ نزلہ حارہ و باردہ ضیق النفس۔ استرخاء النفس۔ کمزوری اعصاب۔ رعشہ۔ صرع۔ کزاز لقوہ۔ فالج۔ وغیرہ زائل ہوتے ہیں امراض معدی مثل درد شکم نفخ ریح بدہضمی۔ کرم معدہ ترش۔ اسہال وغیرہ دور ہوتے ہیں **معجون جواہر** بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو شیر ببر بنانے کیلئے کافی نسخہ ہے۔ قیمت فی ڈبیہ جو ۱۲ یوم کے واسطے کافی ہے صرف ۵ر

چوب مقوی باہ تجربہ خود اسکی تعریف کریگا لذت گھبراہٹ وغیرہ بالکل نہیں قیمت فی ڈبیہ ۲ ماشہ۔

آتشک کیلئے اکسیر قیمت ۵ر۔ آزمودہ ہے۔ **سوزاک** کی دوا قیمت ۱۲ر **چنبل** کی دوا بینظیر قیمت ۵ر **سرمہ عزیزی** قیمت ۵ر **بینا طلا** جس سے آبلہ اور کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی قیمت ۵ر

المشتہر

حکیم محمد ابراہیم حبشی امرتسر

چوک سنت سنگھ

حسب الارشاد مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث میں چھپکر شائع ہوا۔